47513-سیاحتی بستیاں بنانے میں شریک ہونے کا حکم

سوال

میں تعمیراتی کمپنی میں انجینئر ہوں، کمپنی نے مجھے ایک سیاحتی علاقہ میں جانے کا آرڈر جاری کیا ہے تاکہ وہاں سیاحتی بستی قائم کی جا سکے، اس کا حکم کیا ہے، یہ علم میں رکھیں کہ اگر میں نے جانے سے انکار کر دیا تو میری ملازمت جاتی رہے گی؟

پسندیدہ جواب

یہ تو معلوم ہی ہے کہ سیاحتی بستیاں بنانے میں بہت سے اشکالات اور شرعی مخالفات پائی جاتی ہیں، مثلا مرد و زن کا اختلاط اور بے پردگی و بے ہودگی اور فحاشی و عریانی اور شراب، سود وغیرہ کا خیال رکھنا، اور اس کے علاوہ بھی بہت سی اشیاء ہیں جو اہل فن جانتے ہیں.

آپ کے ملک کی سیاحتی بستیوں کے متعلق مشہور ہے اور خاص کر مذکورہ علاقے میں بہت سی حرام اشیاء اور کام اور مخالفات پائی جاتی ہیں.

اگر تو معاملہ ایسا ہی ہے، تو پھر اس طرح کی بستی بنانے یا اس میں معاونت کرنے میں گناہ و معصیت اور ظلم و زیادتی میں تعاون ہے.

اور تعالی کا فرمان تو یہ ہے کہ:

.{اور تم نیکی و بھلائی اور تقوی پرہیز گاری کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہا کرو، اور گناہ و معصیت اور ظلم و زیادتی میں ایک دوسرے کا تعاون مت کرو}.

اور اگر کوئی شخص برائی اور معاصی کے مرتکب افراد کے ساتھ اٹھے بیٹھے اور انہیں برائی سے منع نہ کرتا ہو تو صرف ان کے ساتھ بیٹھنے کی بنا پر ہی اسے بھی گناہ ہوگا، اور اسی طرح وہ شخص بھی گنہگار ہے جو اللہ تعالی کی آیات کے ساتھ استہزاء اور مذاق کرنے والوں کے ساتھ بیٹھے، اس پر بھی

ان کا گناہ ہے، اگرچہ وہ ان کے ساتھ مذاق نہ بھی کر رہا ہو، جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے :

.{اور اللہ تعالی تمہارے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم اتار چکا ہے کہ جب تم اللہ تعالی کی آیات کے ساتھ کفر کرتے ہوئے اور مذاق کرتے ہوئے سنو تو تم اس مجمع میں ان کے ساتھ اس وقت تک نہ بیٹھو جب تک کہ وہ کسی اور بات میں مشغول نہ ہو جائیں، (اگر تم بیٹھو گے تو) تم بھی انہیں جیسے ہو گے، بلاشبہ اللہ تعالی منافقوں اور کافروں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے}.النساء (140).

جب یہ حکم صرف ان کے ساتھ بیٹھنے والوں کے لیے ہے تو پھر ان کا حکم کیا ہو گا جو ایسا گھر تیار کرنے میں مدد و معاونت کریں جہاں فسق و فجور اور اللہ تعالی کی نافرمانی کی جائے، یا ایسا گھر تیار کرنے میں مدد دے جس میں وہ لوگ بیٹھ کر اللہ تعالی کی آیات کے ساتھ مذاق وغیرہ کریں!!

عزیز بھائی آپ پر واجب ہے کہ آپ ان ذمہ داران کو نصیحت کریں، اور بتائیں کہ جو کچھ آپ کر رہے ہیں وہ حرام ہے، اور یہ کہ وہ گناہ میں شریک ہیں اور اگر وہ آپ کی بات تسلیم نہ کریں تو پھر آپ یہ کام کرنے سے معذرت کر لیں، اور اس کے لیے کوئی بھی بہانہ تراش لیں، یا مسافت زیادہ ہونے کا بہانہ بنا لیں، یا پھر رسمی طور پر چھٹیاں لے لیں.

اور اگر ایسا نہ کر سکیں –ہمارے خیال میں یہ معاملہ ان شاء اللہ اس حد تک نہیں پہنچے گا- تو پھر آپ کوئی اور کام تلاش کر لیں، اور اللہ تعالی سے دعا کریں کہ وہ آپ کے لیے خیر و بھلائی میں آسانی پیدا فرمائے، کیونکہ دنیا کی مشکلات آخرت کے عذاب سے زیادہ آسان اور ہلکی ہیں.

واللہ اعلم.